

جائز ہے لیکن مع الکراہتہ اور اس کا پورا کرنا لازم غی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المذکور قال انک لا یروہ شیئا وانما یتقہم
بہمن البخیل (صحیحین عن ابن عمر) فعل القرطبی حمل النعمی لوارث فی الخبر علی الکراہتہ قال والذی ینظر علی انعمی التعمیم فی حق
من یخاف علیہ ذلک الاعتقاد الفاسد (ای لہذا ذکرنا) فیکون اقدام علی خلک محرما والکراہتہ فی حق من لم یعتقد ذلک
قال المحافظ وهو تفصیل حسن قال لشوکانی وقد نقل القرطبی لاقفاق علی وجوب الوفاء بذلک المجازاة لقول من نذر ان یتطعم
اللہ فلیطعمہ لم یضیق بین المعلق وغیرہ (نیل الاوطار) اور قرآن کریم میں ارشاد ہے - ولیوفوا نذرہم -

(۴) حلال جانور کا کوئی جزو خواہ آنکھ ہو یا کان دونوں بیٹھے ہوں یا لہ تناسل غدود ہو یا حرام مغز حرام یا مکروہ نہیں بلکہ دم
مفروح (جاری خون) کے علاوہ اسکے تمام اجزاء اور اعضا حلال ہیں کیونکہ دم مفروح کے سوا باقی اجزاء مذکورہ خصوصاً حرام مغز
کی حرمت یا کراہت پر کوئی معتبر دلیل قائم نہیں اور بغیر کسی شرعی دلیل کے کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ دینا مسلمان کا کام نہیں -

(۵) ارشاد ہے اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یتنزل الامر سیفہن لتعلموا ان اللہ علی کل شیء قدیر
وانما حاط بكل شیء علما یعنی اللہ وہ جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی زمین - اسکا حکم ان کے درمیان اترتا ہے - یہ اسکو
کہہ کر معلوم ہو جائے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اسکے علم نے ہر چیز کا احاطہ کر لیا ہے - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کی
طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں - چنانچہ ترجمان القرآن جبرہ مفسرین حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر فرماتے ہیں ای سبع
ارضین (ان جریر ابن ابی حاتم - حاکم بیہقی عبید بن جید) ظاہر آیت اور ابن عباسؓ کی تفسیر کی تائید ان احادیث سے بھی ہوتی ہے -

(۱) من ظلم قیدا ثمر من الارض طوق من سبع ارضین (صحیحین) وفی روایت للبغاری خضت بلی سبع ارضین (۲) ما السموات
السبع وما فیہن وما بینہن والارضون السبعون وما فیہن وما بینہن فی الکرمی الا کحلقة معلقة بارض فلا (۳) لم یرقر یتہ
یرید دخولہا الا قال جین یراہا اللہ وارض السموات السبع وما اظللن وارب الارضین السبع وما اقلن الحدیث ان احادیث
سے صاف ظاہر ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں البتہ ان طبقوں کی کیفیت اور ان میں کسی مخلوق کے ہونے کا علم اللہ ہی کو ہے
بغیر کسی مرفوع صحیح غیر متکلف فیہ حدیث کے یا بغیر کسی قرآنی آیت کی تصریح کے اسکی بابت ہمارا بحث کرنا قطعاً نامناسب ہے -

قال الخفافی الذی نعتقد ان الارض سبع ولہا سکان من خلقہ یعلمہ اللہ تعالیٰ انعمی قال لعلامة القزوحی فی تفسیرہ وهذا اعد
الاقوال واحوطها قال وکفی الاعتقاد بكون السموات سبعا والارضین سبعا كما وردہ بالکتا ب المعجز والسنة المطهرة ولا ينبغي
الخوض فی خلقہا وما فیہا فانه شئ استأثرہ سبحانہ وتعالیٰ لعلہ لا یحیط بہ احد سواہ ولم یکلفنا اللہ تعالیٰ بالخوض
فی امثال هذه المسائل والتفکر فیہا والکلام علیہا -

(۲) باپ کے علاوہ بیٹے کی کسی اور شخص کے پروردگار نے اور تعلیم دینے سے باپ کا حق شرعی بیٹے کے ذمے سے ساقط نہیں ہو گا
نا بالغ بیٹے کی تعلیم و تربیت باپ پر بلاشبہ فرض ہے لیکن اگر اس نے یہ فرض نہ ادا کیا تو اس کی وجہ سے باپ کا حق ساقط نہیں
ہو سکتا کیونکہ باپ کا حق بالغ بیٹے کے ذمہ بیٹے کے حق کا معاوضہ نہیں ہے - (باقی مضمون مضامین پر ملاحظہ ہو)